سورة آل عمران

آيات ٦ - ١

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ ۙ ﴿۱﴾

اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ؕ ﴿۲﴾

نَزَّلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَ

الۡاِنۡجِيۡلَ ۙ ﴿۳﴾

مِنۡ قَبۡلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ۙ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمۡ

عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۴﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخۡفٰى عَلَيۡهِ شَىۡءٌ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ؕ ﴿۵﴾

هُوَ الَّذِىۡ يُصَوِّرُكُمۡ فِى الۡاَرۡحَامِ كَيۡفَ يَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۶﴾

سورۃ آل عمران

- **سورۃ مبارکہ کا نام**: آل عمران

- آل عمران ایک خاندان کا نام ہے، جس میں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پیدا ہوئے (عمران موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے والد کا نام جسے بائبل میں عمرام کہا گیا)، مریم علیہا السلام کے والد کا نام بھی عمران

- اس سورت کو یہ نام دینے کی وجہ یہ نہیں کہ اس میں اِس خاندان کے حالات بیان کیے گئے ہیں بلکہ یہ نام بھی دیگر سورتوں کے ناموں کی طرح ایک علامتی نام ہے جو سورت کی شناخت کے لیے ہے

- احادیث میں اِن دو سورتوں کو الزَّهْرَاوَيْن (دو تابناک اور روشن سورتیں - کہ ان دونوں کے انوار و تجلیات باہم ایک دوسرے کے مشابہ)، غَمَامَتَان (دو بادل)، غَيَايَتَان (دو سائبان)، فِرْقَان (دو قطاریں / جھنڈ) کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے

- **زمانۂ نزول**: سورۃ آل عمران بالاتفاق مدنی سورت ہے، زیادہ تر حصہ جنگ احد کے بعد نازل ہوا، اس کی کچھ آیات ۹ھ میں نازل ہوئیں، اس میں چار خطبات ہیں جو مختلف اوقات میں نازل ہوئے

- اس سورت کے 20 رکوع اور 200 آیات ہیں

سورۃ آل عمران

سورۃ البقرہ کے ساتھ سورۃ آل عمران کی نسبت

- چونکہ دو صورتیں جوڑے کی صورت میں ہیں اس لیے ان کے مضامیں میں مشابہت بھی ہے اور فرق بھی- لیکن یہ فرق تکمیلی (complementary) نوعیت کا ہے یعنی دونوں کے مضامین کو ملانے سے ایک عنوان یا ایک مقصد کی تکمیل ہو جاتی ہے
- دونوں سورتوں کے مضامین کو ملانے سے (۱) اہل کتاب اور (۲) مسلم امہ کو خطاب کا عنوان مکمل ہو جاتا ہے —البقرہ میں اہل کتاب میں سے یہود (المغضوب) اور پھر مسلم امہ کو خطاب اور آل عمران میں اہل کتاب میں سے عیسائیوں (الضّالین) کو خطاب اور پھر مسلم امہ کو خطاب - یوں ایک مقصد اور عنوان کی تکمیل

دیگر مشترک اجزاء

- دونوں سورتیں حروف مقطعات الٓمّ سے شروع ہوتی ہیں
- دونوں کے آغاز میں قرآن مجید کی عظمت کا بیان ہے
- دونوں کے اختتام عظیم آیات پر - دونوں کے آخر میں عظیم دعائیں

سورۃ آل عمران

سورۃ البقرہ کے ساتھ سورۃ آل عمران کی نسبت

- دونوں سورتوں کا تقریباً اول نصف اہل کتاب سے خطاب اور اور دوسرا نصف مسلمانوں سے
- سورۃ البقرہ میں امتِ مسلمہ کو أُمَّةً وَسَطًا کے خطاب سے نوازا گیا اور سورۃ آل عمران میں خَيْرَ أُمَّةٍ کے خطاب
- سورۃ البقرہ کی کچھ آیات (حرمتِ سود..) ۹ ہجري میں نازل ہوئیں، سورۃ آل عمران کی بھی ۳۱ آیات ۹ ہجری میں وفد نجرَان کی آمد کے موقع پر نازل ہوئیں۔

سورت کے موضوعات:

- ایمان، اسلام، اسلام کی حمایت اور وسعت میں استقامت و پامردی
- یہود ونصاریٰ کو دعوت اور ان سے منطقی مقابلہ
- مسلمانوں کے لیے متعدد تربیتی درس، اسلام کی پیش رفت
- باطل عقائد کی نفی

سورۃ آل عمران

- جب یہ سورت نازل ہوئی تو مختصر سی امت مسلمہ جو اپنی تشکیل و تعمیر میں مشغول تھی، نا قابل تحمل اندرونی و بیرونی مشکلات سے دوچار تھی
- مدینہ ہر طرف سے دشمنوں میں گھری ہوئی ایک چھوٹی سی آبادی تھی، جس میں بے سرو سامانی کے عالم میں ایک جدید معاشرہ تشکیل پارہا تھا، ان حالات میں اس تحریک کو درپیش ممکنہ مشکلات کے لیے رہنما اصول اس سورۃ میں موجود ہیں۔
- جب مسلمان مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ آگئے تھے، مگر یہاں بھی کفار کے ہاتھوں انہیں بہت سی مشکلات درپیش تھیں۔ سب سے پہلے غزوہ بدر پیش آیا جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غیر معمولی فتح عطا فرمائی، اور کفار قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لیے اگلے سال انہوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا، اور غزوہ احد پیش آیا، جس میں مسلمانوں کو عارضی پسپائی بھی اختیار کرنی پڑی۔ ان دونوں غزوات کا ذکر اس سورت میں آیا ہے
- ان غزوات اور ان سے متعلق کئی مسائل جن کا مسلمانوں کو سامنا تھا، قیمتی ہدایات عطا فرمائی گئیں

سورۃ آل عمران

- انہیں رہنمائی دی گئی کہ عام حالات میں دشمنوں سے کس طرح کے تعلقات استوار رکھنے چاہئیں اور یہ بھی کہ خاص اور معروضی حالات میں اس تحریک اور اس کے ارکان کے تحفظ کے لیے کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے۔
- یہ سورۃ اس زمانے میں نازل ہوئی ہے جب اہل کتاب نے یہ محسوس کرلیا ہے کہ اسلام ایک سچا دین ہے اور یہ آہستہ آہستہ جڑ پکڑ رہا ہے لیکن حسد اور ضد کے باعث وہ اس کو قبول کرنے پر تیار نہ ہوئے
- یہاں ان کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے، آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کو انکی اپنی تعلیمات کے حوالے سے واضح کیا گیا اور دعوت دین کی حجت ان پر تمام کی گئی، مسلمانوں کو دعوت جہاد....
- مسلمانوں کو غلبۂ اسلام کے لیے چار تدابیر اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے

1. اہلِ کتاب کو دعوت
2. اہلِ کتاب کے خیر سے استفادہ
3. اہلِ کتاب کے شر سے اجتناب
4. مسلمانوں کا باہمی اتفاق، اتحاد، اور مضبوط تنظیم

سورۃ آل عمران

اس سورۃ میں مسلمانوں کو اپنے مقام بلند اور فرض منصبی سے آگاہ کیا گیا ہے

- کہ تم خیر الامم ہو اور تمہاری خیرات و برکات صرف اپنے لیے اور صرف اپنوں کے لیے ہی نہیں بلکہ سب کائنات کے لیے ساری نوع انسانی کے لیے ہیں۔ اور یہ منصب جتنا عظیم اور بلند ہے اتنا ہی کٹھن اور دشوار ہے
- اس لیے تمہیں باہمی اتفاق و محبت کی ضرورت ہے۔ تمہیں بہالے جانے کے لیے حسد و عناد کے طوفان امڈ امڈ کر آئیں گے۔ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے نہ پکڑے رکھا اور اخوت اسلامی کے جذبہ سے سرشار نہ رہے اور آپس میں سر پھٹول شروع کردی تو نہ صرف یہ کہ تم اپنے منصب رفیع کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہ ہو سکو گے بلکہ تمہاری اپنی ناموس اور بقا خطرہ میں پڑ جائے گی۔

سورة البقرة

- سورۃ البقرۃ کا جوڑا سورۃ آل عمران کے ساتھ ہے، ان دو سورتوں کو رسول اللہ ﷺ نے "الزَّهراوَين" کا نام عطا فرمایا ہے (دو روشن چیزیں)
- أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ،فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَئُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَئُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ
- قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا اور دو روشن سورتوں کو پڑھا کرو سورت البقرہ اور سورت آل عمران کیونکہ یہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے کہ دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی، سورت البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ)

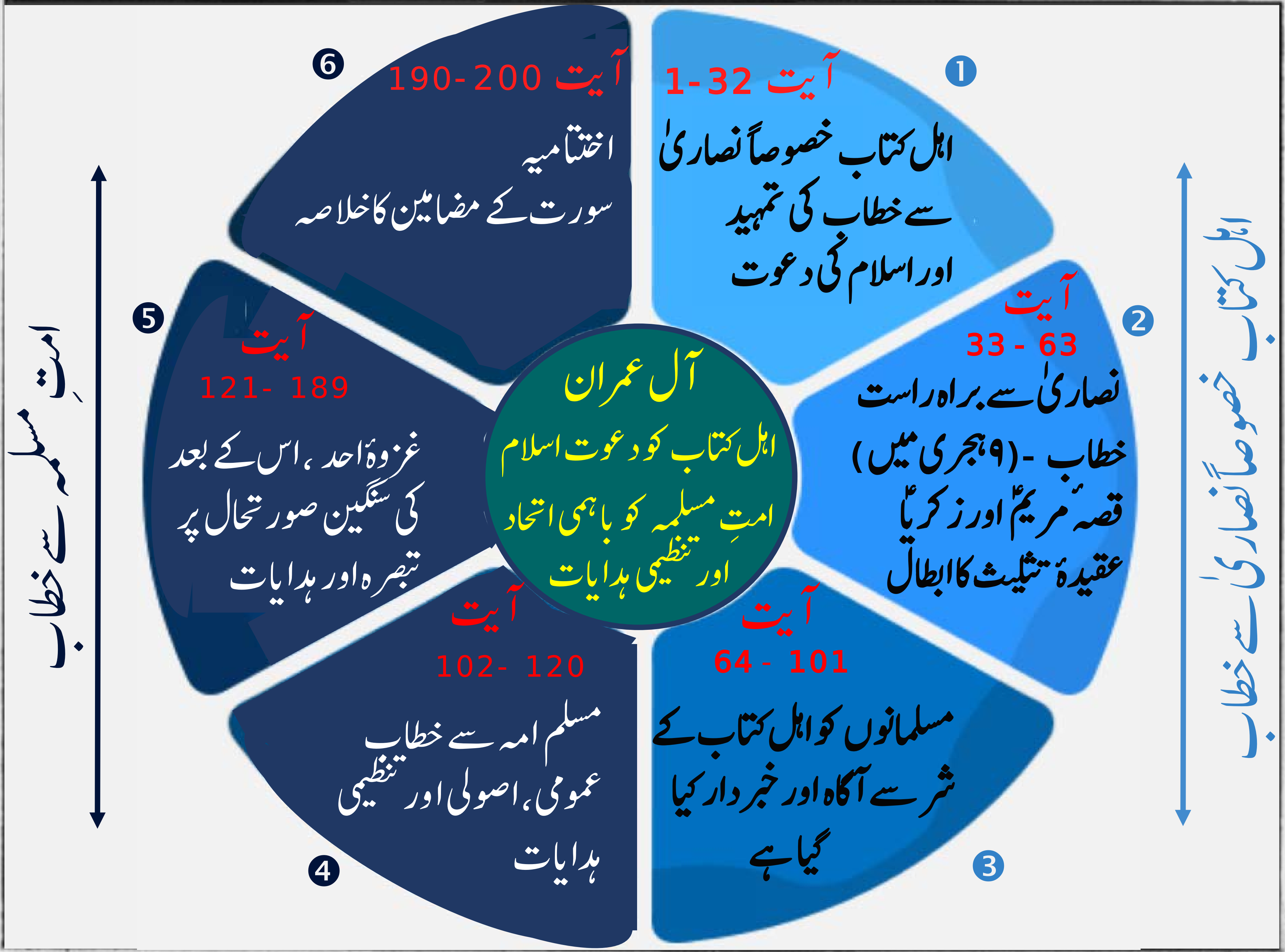

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب کی تمہید اور اسلام کی دعوت
2
آیت 33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست خطاب - (۹ ہجری میں) قصہ مریمؑ اور زکریاؑ عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت 64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے شر سے آگاہ اور خبردار کیا گیا ہے
4
آیت 102- 120
مسلم امہ سے خطاب عمومی، اصولی اور تنظیمی ہدایات
5
آیت 121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد کی سنگین صورتحال پر تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ نَزَّلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ ۙ ۝٣

الٓمّٓ - الف لام میم

الٓمّٓ - حروف مقطعات میں سے

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - اللہ کوئی الٰہ نہیں ہے سوائے اس کے

الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ - (جو) زندہ ہے ، تھامنے والا ہے

نَزَّلَ عَلَیۡكَ - اس نے (بتدریج) اتارا آپ پر

الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ - اس کتاب کو حق کے ساتھ

مُصَدِّقًا لِّمَا - تصدیق کرنے والی اس کی جو

بَیۡنَ یَدَیۡهِ - اس سے پہلے ہے

وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ - اور اس نے اتارا تورات کو اور انجیل کو

کوئی قول اور فعل اس وقت حق کہلاتا ہے جب کہ وہ اس طرح پایا جائے جیسے چاہیے اس اندازے سے پایا جائے جتنا مناسب اور موزوں ہو۔ اور اس وقت پایا جائے جب کہ اس کی ضرورت ہو (مفردات)

الٓمّٓ ۚ ۝١ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُؕ ۝٢ نَزَّلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَۙ ۝٣

الف لام میم, اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ، زندۂ جاوید ہے، پُوری
کائنات کو قائم رکھنے والا ہے - اُس نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے، جو حق
لے کر آئی ہے اور اُن کتابوں کی تصدیق کر رہی ہے جو پہلے سے آئی ہوئی تھیں

Alim. Lam. Mim، Allah! There is no god but He, the Living, the Self-Subsisting, Eternal. It is He Who sent down to you (step by step), in truth, the Book, confirming what went before it; and He sent down the Law (of Moses) and the Gospel (of Jesus) before this, as a guide to mankind, and He sent down the criterion (of judgment between right and wrong).

محمد اقبال

الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ نَزَّلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ ۙ ﴿۳﴾

اللہ کی الوہیت پر اُس کی صفات سے استدلال

- اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں
- اس کے سوا کوئی ایسی ذات نہیں جو اس کائنات کی خالق ومالک اور مدبّر کہی جاسکے اور صرف وہ معبود ہو سکتا ہے جو زندہ اور قائم بالذات ہو۔
- **الْحَیّ**- وہ جو ازل سے زندہ ہو، جس کی زندگی ذاتی ہو، جس کی زندگی اور حیات کو کبھی زوال نہ آئے
- **الْقَیُّوْم** -وہ جو اپنی ذات کے بل بوتے پر قائم ہو اور دوسری چیزوں کو ثبات وقرار بخشنے والا ہو -
- اللہ اپنی سلطنت میں خداوندی کے جملہ اختیارات کا تنہامالک ہے۔ کوئی دوسرا نہ اس کی صفات میں اس کا شریک ہے، نہ اس کے اختیارات میں اور نہ اس کے حقوق میں۔ لہٰذا اس کو چھوڑ کر یا اس کے ساتھ شریک ٹھہرا کر زمین یا آسمان میں کہیں بھی کسی اور کو معبود (الہ) بنایا جارہا ہے تو یہ ایک جھوٹ گھڑا جارہا ہے
- تمام عبادتیں اور سجدے اسی کے لیے

الٓمَّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ نَزَّلَ عَلَیۡكَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ ۙ ﴿۳﴾

- وہ اللہ جو الۡحَیُّ ہے الۡقَیُّوۡمُ ہے، اس نے یہ قرآن اتارا۔ اس کلام کی عظمت کی طرف اشارہ
- یہاں قرآن کے لیے نَزَّلَ کا لفظ جس کا مصدر تنزیل ہے اور اس کے معنی میں تدریج اور تھوڑا تھوڑا کرکے نازل ہونے کا تصور۔ سابقہ آسمانی کتابوں کے لیے انزل کا لفظ آیا ہے۔
- حق کے ساتھ اتارنا۔ اس کے سچا اور مُنزل مِن اللہ ہونے پر دلالت کرتا ہے
- قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں (جیسے تورات اور انجیل وغیرہ) کی تائید کرتا ہے
- یہ تائید دو اعتبار سے
  - ایک یہ کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتابیں تھیں جن میں تحریف ہو گئی
  - دوسرا یہ یہ کہ قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ ان پیشین گوئیوں کا مصداق بن کر آئے ہیں جو ان کتابوں میں موجود تھیں۔

ِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۴

مِنْ قَبْلُ ۔اس سے پہلے

هُدًى لِّلنَّاسِ - ہدایت ہوتے ہوئے لوگوں کے لیے

وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۔ اور (پھر) اس نے اتارا فرقان کو

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - بیشک جنہوں نے انکار کیا

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - اللہ کی آیتوں کا

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۔ان کے لیے ہے ایک سخت عذاب

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ - اور اللہ بالادست ہے

ذُو انْتِقَامٍ - بدلہ لینے والا ہے

فرقان ۔ خوب فرق واضح کرنے والا

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۵ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۴

اس سے پہلے وہ انسانوں کی ہدایت کے لیے تورات اور انجیل نازل کر چکا ہے
اور اس نے وہ کسوٹی اتاری ہے (جو حق اور باطل کا فرق دکھانے والی ہے)
اب جو لوگ اللہ کے فرامین کو قبول کرنے سے انکار کریں، ان کو یقیناً سخت سزا
ملے گی اللہ بے پناہ طاقت کا مالک ہے اور برائی کا بدلہ دینے والا ہے

Aforetime, as a guidance to mankind, And He sent down the criterion [of judgement between right and wrong (this Qur'an)]. Truly, those who disbelieve in the Ayat (proofs, evidences, verses, lessons, signs, revelations, etc.) of Allah, for them there is a severe torment; and Allah is All-Mighty, All-Able of Retribution.

محمد اقبال

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴

قرآن کی حیثیت اور اس کے انکار پر تہدید

- الفرقان – ہر وہ چیز جو حق کو باطل سے ممتاز کر دے اسے فرقان کہتے ہیں
- اللہ نے ہر زمانے میں ایسی چیزیں اتاریں جو حق و باطل حلال و حرام اور جھوٹ و سچ کے درمیان فیصلہ کرنے والی ہوں۔اس میں قرآن کریم، کتب سماویہ اور انبیاء کے معجزات وغیرہ سب شامل (آسمانی کتابوں کے نزول کا اصلی فلسفہ اور اہم ترین خصوصیت انسانوں کی ہدایت)
- قرآن کو فرقان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حق کی باطل سے تمیز کا ذریعہ ہے
- قرآن حکیم کا نزول سابقہ آسمانی کتابوں کے اہداف کو آگے بڑھانے کی خاطر تھا۔
- قرآن کسی دوسری کتاب کی طرح نہیں ہے- کہ ماننے یا نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا
- یہاں نہ ماننے والوں کے لیے شدید عذاب کی وعید ہے- نہ ماننے کے ساتھ اللہ کی دو صفات کا ذکر (عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَام)- کہ یاد رہے وہ غالب اور طاقتور ہے اور انتقام لینے والا بھی ہے
- اہل کتاب کو اللہ قرآن کریم، تورات اور انجیل کا انکار کرنے کی صورت میں سخت عذاب کی دھمکی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخۡفٰى عَلَيۡهِ شَىۡءٌ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ؕ ۵

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ

لَا يَخۡفٰى - پوشیدہ نہیں ہوتی

عَلَيۡهِ شَىۡءٌ - اس سے کوئی چیز

فِى الۡاَرۡضِ - زمین میں

وَلَا فِى السَّمَآءِ - اور نہ ہی آسمان میں

- یہاں اللہ تعالیٰ کی کئی صفات کا ذکر - کس مناسبت سے؟
- چونکہ یہ اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ کو خطاب کی تمہید ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی ان جلیل القدر و عظمت صفات کے تذکرے سے کسی انسان کے اندر الوہیت کا بطلان مقصود ہے
- اللہ تو وہ ہے جس کا علم اتنا وسیع و محیط ہے کہ کوئی چیز اس سے مخفی نہیں، کیا عیسیٰؑ کا علم ایسے تھا؟

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝٦

هُوَ الَّذِیْ - وہ ہے جو

یُصَوِّرُکُمْ - شکل دیتا ہے تم کو

صَوَّرَ یُصَوِّرُ ، تَصْوِیْرًا - شکل دینا، سنوارنا (II)

فِی الْاَرْحَامِ - رحموں میں

اَرْحَام ، رَحِم - کی جمع (بچہ دانی)

کَیْفَ یَشَآءُ - جیسی وہ چاہتا ہے

لَآ اِلٰهَ - کوئی الٰہ نہیں ہے

اِلَّا هُوَ - سوائے اس کے

الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ - جو بالادست ہے جو حکمت والا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡهِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ؕ ۵ وَهُوَ الَّذِیۡ
یُصَوِّرُكُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ كَیۡفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ۶

زمین اور آسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں
وہی تو ہے جو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے بناتا ہے۔ اس زبردست، حکمت والے کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے

From Allah, verily nothing is hidden on earth or in the heavens
He it is Who shapes you in the wombs as He pleases.
There is no god but He, the Exalted in Might, the Wise.

هُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۶﴾

اللہ کی صفات جلیلہ کا اثبات اور غیر اللہ کی الوہیت کا ابطال

- اللہ وہ ہستی ہے جو ماؤں کے پیٹ میں، جیسے چاہتا ہے انسان کی تصویر کشی کرتا ہے (توحید کی دلیل)
- وہ اس تصویر کشی میں اور بچے کی شخصیت اور اس کو مختلف النوع صلاحیتیں عطا کرنے کی ہر صورت پہ پوری طرح قادر ہے (ہر پیدا ہونے والے انسان کو دوسرے سے مختلف پیدا کرنا خلاّقی اور صنّاعی کا ایسا شاہکار ہے جو الخالق کے سوا کسی اور کی قدرت میں ممکن نہیں
- باپ بچے کو پیدا کرنے کا اگرچہ ایک واسطہ ہوتا ہے کہ اللہ نے اس دنیا میں طبعی عوامل اور اسباب کا ایک سلسلہ پیدا کیا ہے لیکن یہ عوامل و اسباب اللہ کی مشیت میں کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان طریقوں کا نہ پابند ہے نہ محتاج، وہ چاہے تو وہ اس واسطے کو ہٹا کر بھی تخلیق کر سکتا ہے اور اس نے ایسا کرکے دکھایا بھی ہے کہ یہ لوگوں کے لیے اس کی قدرت کی ایک نشانی ہو
- دنیا کے اندر اسباب و عوامل پر اللہ مکمل طور پر قادر ہے۔اس کی مشیت اور اس کا چاہنا حکمت کی بنا پر
- جس کسی کو اللہ نے رحمِ مادر میں اپنے قدرت سے اس طرح تخلیق کرکے پروان چڑھایا ہو وہ بھلا خود کیسے خدا بن گیا ہے؟ یا اللہ کی الوہیت میں شریک ہو گیا ہے؟

اضافی مواد

Reference Material

سورۃ آل عمران کا تاریخی پس منظر

- جب یہ سورت نازل ہوئی تو سورۃ البقرہ میں جس شہادت گہہ الفت سے متنبہ کیا گیا تھا اب مسلمان پوری طرح اس میں قدم رکھ چکے تھے
- جنگ بدر میں اہل ایمان کو جو فتح حاصل ہوئی تھی، اس نے تمام اسلام دشمن طاقتوں اور قبیلوں کو چوکنا کر دیا تھا اور ان مین سے کئ اس نئ تحریک کے خلاف یکجا بھی ہوگئے تھے
- ان حالات کا مدینے کی معاشی حالت پر بھی نہایت برا اثر پڑ رہا تھا۔ جو پہلے ہی مہاجرین کی آمد سے دباؤ میں تھے پھر جنگ نے ان حلات کو مزید دگردوں کر دیا تھا
- مسلمانوں اور اس نئ اسلامی تحریک کے اِن دشوار گذار حالات کو دیکھ کر اسلام دشمن شرپسند عناصر نے اپنی مخالفتوں اور سازشوں کو پہلے سے زیادہ تیز کر دیا تھا
- ہجرت کے بعد نبی ﷺ نے اطراف مدینہ کے یہودی قبائل کے ساتھ جو معاہدے کیے تھے، ان لوگوں نے ان معاہدات کا ذرہ برابر پاس نہ کیا۔ جنگ بدر کے موقع پر ان اہل کتاب کی ہمدردیاں توحید و نبوت اور کتاب و آخرت کے ماننے والے مسلمانوں کے بجائے بت پوجنے والے مشرکین کے ساتھ تھیں۔ بدر کے بعد یہ عناصر کھلم کھلا مشرکین مکہ کا ساتھ دینے لگے

سورۃ آل عمران کا تاریخی پس منظر

- ان عناصر میں سب سے نمایاں بنی نضیر اور ان کا سردار کعب بن اشرف تھا
- جنہوں نے کھلم کھلا دشمن کا ساتھ نہیں دیا انہوں نے نفاق کی راہ اپنالی اور مدینے میں آستین کے سانپ کا کردار ادا کیا
- نتیجتاً مسلمانوں کے لیے اندرونی و بیرونی خطرات میں اضافہ ہوگیا اور نبی کریم ﷺ کی زندگی پرخطر ہو گئی۔ اب آپ کے لیے پہرے اور نگرانی کے بغیر سونا آسان نہ رہا۔ آپ ﷺ چند لمحوں کے لیے بھی نگاہوں سے اوجھل ہوتے تو مسلمان گھبرا کر تلاش کے لیے نکل کھڑے ہوتے
- جب مدینے کے ان شر پسند عناصر کی شرارتیں اور عہد شکنیاں حد سے گزر گئیں، تو نبی ﷺ نے بدر کے چند مہینے بعد بنی قینقاع پر، جو ان یہودیوں میں سب سے زیادہ شریر لوگ تھے، حملہ کر دیا اور انہیں اطراف مدینہ سے نکال باہر کیا
- لیکن اس سے دوسرے یہودی قبائل کی آتش عناد اور زیادہ بھڑک اٹھی اور انہوں نے مدینے کے اندر منافقین اور مدینے سے باہر مشرکین سے ساز باز تیز کر دی اور قریش جو بدر کی شکست اور اپنے بڑے بڑے سرداروں کے مارے جانے پر تلملا رہے تھے ان کی آتش انتقام پر مزید تیل چھڑکا

سورۃ آل عمران کا تاریخی پس منظر

- اپنے مشترکہ ہدف کے حصول اور مشرکین، یہود اور منافقین کی ریشہ دوانیوں کے نتیجے میں جنگ بدر کے ایک سال بعد ہی مشرکین مکہ نے تین ہزار لشکر کے ساتھ مدینہ پر حملہ کیا
- احد پہاڑ کے دامن میں 17 شوال 3ھ (23 مارچ 625ء) جو جنگ ہوئی اسے جنگ احد یا غزوۂ احد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے
- آپ ﷺ کے ساتھ ایک ہزار افراد مدینہ سے نکلے لیکن راستے میں 300 منافقین کا گروہ الگ ہو گیا اور یوں مسلمانوں کی تعداد 700 رہ گئی جن میں ابھی بھی کچھ تعداد میں منافقین موجود تھے جنہوں نے دوران جنگ مسلمانوں کے درمیان فتنہ برپا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔
- ابتدائی زبردست کامیابی کے بعد مسلمانوں کو جنگ میں ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا جس میں مسلمانوں کی اپنی کمزوریوں کے ساتھ ساتھ منافقین کی تدبیروں کا ایک بڑا حصہ تھا
- مسلمانوں کی ان کمزوریوں خصوصاً تنظیمی کمزوریوں پر اس سورت میں مفصّل تبصرہ کیا گیا ان کے طرزِ فکر، نظام اخلاق اور تربیتی امور پر رہنمائی اور ہدایات دی گئیں
- اس تبصرے کی قابلِ ذکر بات - قرآن کا یہ تبصرہ دنیا کی جنگوں پر جرنیلوں کے تبصرے سے کتنا مختلف